## 97019 ـ کیا کم ریٹ کا لباس پہننا زہد میں شامل ہوتا ہے ؟ اہم ضابطے اور مسائل

### سوال

1 ـ میری بیوی لباس کے بارہ میں میرے ساتھ اکثر جھگڑتی رہتی ہے کہ بعض اوقات اپنا لباس سلائی کرتا اور اسے پیوند لگا لیتا ہوں، اور قیمتی اور لباس کیوں نہیں پہنتا، بلکہ میں ہمیشہ سستا کپڑا خریدتا ہوں، اور تقریبا لباس بوسیدہ ہی رہتا ہے، اور اکثر یہ کہتی ہے کہ اس طرح دین پر چلنے والوں کے متعلق غلط صورت سامنے آتی ہے، اور میں اسے بطور زہد و تقوی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ و اسوہ پر عمل کرتا ہوں.
اور ہمیں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی قمیص کا قصہ نہیں بھولنا چاہیے، مجھے بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟
اور خاص کر جب ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس دور میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں زہد کے معانی کا بھی علم نہیں، میں نہ تو قیمتی اور مہنگی گھڑیاں پہنتا ہوں، اور نہ ہی قیمتی پین اور کوئی تحفہ خریدتا ہوں، اور دوسری جانب میں بنك ملازم بھی ہوں جو تقاضا کرتا ہے کہ میں اچھا لباس پہنوں، آپ میری راہنمائی فرمائیں، اور یہ بتائیں کہ ہم اس کے درمیان تطبیق کیسے دیں، کہ کسی صحابی ( نام یاد نہیں ) نے سفید لباس زیب تن کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے.
2 ـ میں اچھا جوتا بھی نہیں پہنتا اس لیے کہ مجھے یاد ہے جب ایك صحابی نے اچھا اور آرام دہ جوتا پہنا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے سستا جوتا لینے کی نصیحت فرمائی تھی، لیکن میں ایسا کروں تو میرے پاؤں سخت ہو جائینگے، اور مجھ پر الزام لگے گا کہ میں اپنے مظہر کا اہتمام نہیں کرتا، اور میں مخالف ہوں، اور ہم اس سلسلہ میں ریاء کاری جیسی چیز کے مابین کس طرح تطبیق دے سکتے ہیں ؟
اور کیا یہ نفس کو تکلیف دینے میں شمار نہیں ہوتا ۔ خاص کر سردیوں میں تو اپنے آپ کو گرم رکھنے کا اہتمام بھی نہیں کرتا بلکہ مجھے سردی لگنے میں بھی کوئی مانع نہیں تا کہ مجھے فقیر اور تنگ دست لوگ یاد آئے ۔ ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا یہ کہنا کہ میں بنك ملازم ہوں:

اگر تو یہ بنك سودی ہے تو آپ کے لیے اس کی ملازمت کرنا جائز نہیں، چاہے اس بنك کا کوئی بھی کام کرتے ہوں.

اسی ویب سائٹ پر ہم سودی بنکوں میں ملازمت کے حکم کے متعلق کئی ایك فتاوی جات نقل کر چکے ہیں کہ بنك

ملازمت کرنی حرام ہے، اور اس میں کام کرنا جائز نہیں، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 21113 ) اور ( 26771 ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

کچھ احکام اور حقائق ایسے ہیں جن کا آپ کے لیے جاننا ضروری ہے تا کہ آپ کو یہ پتہ چل سکے کہ آپ نے صحیح کیا کیا ہے اور غلط کیا ہے:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی سب سے بہتر اور اچھا طریقہ ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کا لباس زیب تن کیا، اور آپ باہر سے آنے والے وفد کے لیے بن سنور کر خوبصورت لباس پہنا کرتے تھے، اور اسی طرح نماز جمعہ نماز عید کے لیے بھی، اور اس کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا جائز ہے.

اور جو شخص رغبت رکھے کہ اس کا لباس اچھا ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار نہیں کیا، اور بندوں پر اللہ کی نعمت کا اثر ظاہر کرنے کی رغب دلائی، لیکن اس میں تواضع و انکساری اور شرعی زہد پایا جائے، جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ مکمل راہنمائی ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عطارد تمیمی کو ایك ریشمی جبہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا، اور وہ شخص بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے تحفے حاصل کیا کرتا تھا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ میں عطار کو بازار میں ایك ریشمی جبہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا ہے، اگر آپ اسے خرید لیں اور جب عرب کے وفود آپ کے پاس آئیں تو زیب تن کیا کریں، اور جمعہ والے دن پہن لیا کریں ( اور ایك روایت میں عید والے دن کے الفاظ ہیں ) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 846 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2068 ).

حلة: دو کپڑوں کو کہتے ہیں.

سیراء: جس میں ریشم کے خطوط ہوں.

لاخلاق: حصہ اور نصیب نہ ہو.

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوجمعہ کے روز منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

" تم میں سے اگر کوئی شخص جمعہ والے دن کے لیے اپنے کام کاج کے لباس کے علاوہ کوئی اور لباس خرید لے تو اس پر کوئی حرج نہیں "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1095 ) بوصیری نے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے.

اس حدیث سے شاہد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کہ آپ اس جبہ سے وفود اور جمعہ اور عید کے روز خوبصورتی حاصل کریں سے انکار نہیں کیا، بلکہ اسے برقرار رکھا، بلکہ انکار اس کا کیا کہ یہ ریشم کا ہے اس لیے جائز نہیں.

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر " وفود کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا " باب باندھا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث کی باب سے مناسبت میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول ہے: " آپ اس سے وفود کے لیے خوبصورتی حاصل کیا کریں " اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اور انکار نہیں کیا.

دیکھیں: فتح الباری ( 10 / 501 ).

اور بدر الدین العینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" باب سے مطابقت: یعنی امام بخاری نے جو باب باندھا ہے اس کی مناسبت اور مطابقت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے سمجھ آتی ہے؛ کیونکہ وفود کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورتی اختیار کرنا عادت تھی؛ اس لیے کہ اس میں دین اسلام کی عزت و فخر اور دشمن کے لیے برابری اور ان کے غصہ کا باعث ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے جس وجہ سے انکار کیا وہ یہ تھی کہ وہ جبہ ریشمی تھا، اور آپ نے یہ فرمایا: کہ یہ وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کے لیے مطلقا خوبصورتی اختیار کرنے سے انکار نہیں کیا، حتی کہ علماء کا کہنا ہے: اس حدیث میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ وفود سے ملاقات کرتے وقت بہترین اور اچھا لباس پہننے کی دلیل پائی جاتی ہے.

دیکھیں: عمدة القاري ( 22 / 147 ).

2 ـ آپ كے ليے سستا لباس پہننا جائز ہے، ليكن آپ كو يہ حق نہيں كہ آپ پرانے اور بوسيدہ اور پھٹے ہوئے كپڑے پہنيں، آپ كے ليے پھٹا پرانا لباس پہننا كئى ايك وجوہات كى بنا پر ممنوع ہے:

ا ـ ہو سكتا ہے يہ لباس شہرت ہو.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى لباس شہرت پہنا اللہ تعالى روز قيامت اسے اسى طرح كا لباس پہنائيگا"

اور ايك روايت ميں ہے:

" پھر اسے ميں آگ دہكائى جائيگا "

اور ايك روايت ميں ہے:

اسے ذلت كا لباس پہنايا جائيگا "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 4029 ) سنن ابن ماجہ ( 3606 ) اور ( 3607 ) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر ( 2089 ) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

صرف مہنگا اور قيمتى لباس ہى لباس شہرت نہيں، جيسا كہ كچھ لوگ سمجھتے ہيں، بلكہ بعض اوقات بوسيدہ اور پھٹے پرانے كپڑے بھى لباس شہرت ميں شامل ہوتے ہيں، اور وہ اس وقت جب اس كے پاس بوسيدہ لباس سے بہتر لباس ہو.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور شہرت والا كپڑا مكروہ ہے، وہ يہ لباس ہے جو عادت سے خارج اور بڑھ كر ہو، اور عادت سے نچلى قسم كا ہو؛ كيونكہ سلف رحمہ اللہ بڑھا ہوا اور نچلا دونوں شہرت كو ناپسند كرتے تھے، اور حديث ميں ہے:

" جس نے بھى لباس شہرت پہنا اللہ تعالى اسے لباس ذلت پہنائيگا "

اور امور ميں سب سے بہتر ميانہ روى ہے "

ديكھيں: مجموع الفتاوى ( 22 / 138 ).

اور شيخ الاسلام يہ بھى كہتے ہيں:

" اور وہ کپڑے جو شہرت کے لیے ہیں وہ لباس ہے جو جس سے لوگوں میں بڑا بننے کا مقصد ہو، اور ان سے اوپر ہونے کا اظہار ہو، یا پھر تواضع اور زہد مقصد ہو "

دیکھیں: مختصر الفتاوی المصریۃ ( 2 / 50 ).

ب ۔ یہ اللہ کی اس پر نعمت کا شکر ادا کرنے کے مخالف ہیں، اور اس لباس کا ظاہر کرنے میں فقر و تنگ دستی کا دعوی اور اللہ تعالی سے شکوی پایا جاتا ہے !

ابو الاحوص اپنے والد مالك سے بیان کرتے ہیں میں کہتے ہیں میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایك شخص کے پاس جاتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا، اور میرے پاس آتا ہے تو کیا میں اسے اس کا بدلہ دوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو "

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے مجھے پراگندہ لباس میں دیکھا تو فرمانے لگے:

" کیا آپ کے پاس مال ہے ؟

تو میں نے عرض کیا اللہ تعالی نے مجھے ہر قسم کامال دیا ہے اونٹ بھی ہیں اور بکریاں بھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" تو پھر اللہ کی نعمت کا تجھ پر اثر نظر آنا چاہیے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4063 ) مسند احمد حدیث نمبر ( 17231 ) اور یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں، شیخ ارناؤط اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" وہ اپنی حالت کے مطابق صاف ستھرا اور اچھا لباس زیب تن کرے؛ تا کہ محتاج اور ضرورتمند لوگ اسے پہچان سکیں اور اس سے سوال کر سکیں، اور اس کے ساتھ مقصد کا خیال رکھے، اور اسراف و فضول خرچی نہ کرے.

دیکھیں: فتح الباری ( 10 / 260 ).

ج ـ دین کا التزام کرنے والوں پر طعن کرنے والوں کو آپ موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ ان کے سلوك اور افعال میں طعن کریں.

د ـ یہ فعل امت کے سلف کے طریقہ میں سے نہیں، بلکہ وہ تو ضرورت کے لیے اپنا لباس قیمتی پہنتے تھے.

ھ ـ اس میں گمراہ قسم کے لوگ مثلا صوفی اور پھٹے ہوا لباس پہننے والے جو زہد کے نام پر اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرتے ہیں کی مشابہت ہوتی ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابو الفرج بن الجوزی رحمہ اللہ کا قول ہے:

میں چار وجوہات کی بنا پر قیمتی لباس پہننے کو ناپسند کرتا ہوں:

پہلی وجہ: یہ سلف کے لباس میں سے نہیں، بلکہ وہ ضرورت کی بنا پر قیمتی لباس پہنا کرتے تھے.

دوسری وجہ: اس سے فقر و فاقہ کا دعوی ہوتا ہے، حالانکہ انسان کو حکم ہے کہ اللہ تعالی کی نعمت کا اس پر اظہار ہونا چاہیے.

تیسری وجہ:

اس سے نقلی زہد کا اظہار ہوتا ہے، حالانکہ ہمیں اسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے.

چوتھی وجہ:

اس میں شریعت سے باہر کام کرنے والوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے, وہ اسی میں شامل ہوتا ہے.

اور طبری کہتے ہیں:

" کاٹن کے لباس پر اونی لباس کو ترجیح دینے والا غلط ہے حالانکہ اس کے حلال ہونے کی بنا پر اسے استعمال کرنا ممکن ہے "

دیکھیں: تفسیر القرطبی ( 7 / 197 ).

3 ـ اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء لباس و زینت میں سے کوئی بھی چیز اپنے اوپر حرام کرنی جائز نہیں، چاہے وہ

قیمتی اور بہت نفیس ہی کیوں نہ ہو، یا اس مطلقا ترک کرنا جائز نہیں، چاہیے اس میں آپ کا مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا ہی کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ؟

آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں }الاعراف ( 32 ).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ آیت جمعہ اور عید اور وفود اور لوگوں اور بھائیوں سے ملاقات کے موقع پر نفیس اور قیمتی لباس پہننے پر دلالت کرتا ہے.

ابو العالیۃ کہتے ہیں:

جب مسلمان ایك دوسرے کے ہاں ملنے جاتے تو وہ خوبصورت و جمال اختیار کرتے "

دیکھیں: تفسیر قرطبی ( 7 / 196 ).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

" اور جو شخص بھی اللہ تعالی کی مباح کردہ چیز میں سے کسی بھی چیز کو بطور تقرب ترک کرتا ہے تو وہ غلطی پر اور گمراہ ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 22 / 137 ).

اور ایك دوسری جگہ پر کہتے ہیں:

" اور اسی طرح لباس ہے: چنانچہ جو کوئی بھی مالی بخل کرتا ہوا خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کرے تو اسے اجر نہیں ملےگا اور جس نے مباح کو حرام کرتے ہوئے بطور عبادت ترک کرے تو وہ گنہگار ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 22/ 138 ).

4 ـ جب اللہ تعالی کی جانب سے مباح کردہ لباس اللہ کی نعمت کا اظہار کرنے کے لیے پہنیں تو آپ کو اس پر اجروثواب حاصل ہو گا چاہے آپ کا لباس انتہائی صاف اور اونچا ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جس نے بھی اللہ تعالی کی جانب سے مباح کردہ لباس پہنا اور کھانا کھایا تا کہ وہ اللہ کی نعمت کو ظاہر اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں معاونت حاصل کر سکے تو اسے اس پر اجروثواب حاصل ہو گا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 22/ 137 ).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

" اور جس نے اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار اور اللہ تعالی کی اطاعت میں معاونت حاصل کرنے کے لیے خوبصورت لباس پہنا تو وہ اس پر ماجور ہو گا، اور جس نے ایسا لباس بطور فخر اور غرور و تکبر پہنا تو وہ گنہگار ہوگا؛ کیونکہ اللہ تعالی ہر تکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 22 / 139 ).

اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

گندا لباس اور بدصورت لباس ایك موقع پر قابل مذمت ہے، اور ایك جگہ قابل تعریف ہے، اگر یہ شہرت و تکبر کے لیے ہو کو قابل مذمت لیکن اگر تواضع اور انکساری کے لیے ہو تو قابل مذمت ہے، اسی طرح قیمتی لباس اگر تکبر اور غرور و فخر کے لیے ہو تو یہ قابل مذمت ہے، اور اگر خوبصورتی اور اللہ کی نعمت کے اظہار کے لیے ہو تو قابل تعریف ہے "

دیکھیں: زاد المعاد ( 1 / 146 ).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ: جو شخص اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار اور نعمت کا شکر ادا کرنے اور اس جیسا لباس پہننے والے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنے کے مقصد سے خوبصورت لباس پہناتو اسے مباح لباس پہننا کوئی نقصان اور ضرر نہیں دیگا، چاہے وہ انتہائی نفیس ہی کیوں نہ ہو.

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا.

تو ایك شخص نے عرض کیا: آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتا خوبصورت و صاف ہو .

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے، اور خوبصورتی پسند فرماتا ہے، تکبر حق کو مٹانا اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے "

غمط: غین پر زبر اور میم پر جزم جس کا معنی حقارت ہے.

دیکھیں: فتح الباری ( 10 / 259 - 260 ).

5 - مسلمان شخص کے لیے قیمتی لباس خریدنا لازم نہیں، بلکہ بعض اوقات تو اس سے روکا جائیگا، یہ اس صورت میں کہ اگر اس کے پاس وہ لباس خریدنے کے مال نہ ہو، یا پھر اس کا مقصد غرور و تکبر اور فخر ہو، اور اگر ایسا لباس دو شرطوں کی بنا پر نہ خریدے تو اسے ترک کرنے کا اجروثواب حاصل ہو گا:

پہلی شرط:

وہ تواضع کرتے ہوئے نہ خریدے نہ کہ بخل کرتے ہوئے.

دوسری شرط:

وہ اس کی خریداری مطلقا ترک مت کرے، بلکہ بعض اوقات مختلف مواقع اور تقریبات پر خرید لیا کرے، مثلا شادی بیاہ وغیرہ موقع پر، یا جب اسے ہدیہ دیا جائے تو لے لیا کرے، اہم یہ ہے کہ وہ اس کو پہننا مطلقا ترک مت کرے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے اللہ کے لیے تواضع کرتے ہوئے عمدہ لباس ترک کرے نہ کہ بخل کی بنا پر، اور نہ ہی مطلقا ترک کرنے کا التزام کرتے ہوئے تو اللہ تعالی اس پر اسے اجروثواب عطا کریگا، اور اللہ تعالی عزت و تکریم کا لباس پہنائیگا"

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 22 / 138 ).

6 - معاملات و امور میں میاہ روی اختیار کرنا اچھا اور بہتر ہے، تو پھر آپ اپنے آپ کو مہنگا اور بوسیدہ لباس پہننے میں کیوہ محصور کر رہے ہیں ؟! اور آپ ان دونوں کا درمیانی لباس زیب تن کرنے کے متعلق کہاں ہیں ؟.

ابو الفرج ابن الجوزی کہتے ہیں:

سلف رحمہ اللہ متوسط اور درمیانہ قسم کا لباس پہنا کرتے تھے نا کہ مہنگا اور قیمتی لباس، اور نہ ہی بوسید قسم کا، اور وہ اس میں سے جمعہ اور عیدین اور بھائیوں سے ملاقات کے لیے بہتر اور اچھی قسم کا لباس اختیار کیا کرتے تھے، اور اچھا اور بہتر لباس اختیار کرنا ان کے ہاں کوئی قبیح بات نہ تھی "

دیکھیں: تفسیر القرطبی ( 7 /197 ) اور الموسوعة الفقهية ( 6 / 139 ).

اور حافظ ابن حجر رحمہ الہ کہتے ہیں:

" حق تو یہ ہے کہ مستقل طور پر اچھا اشیاء استعمال کرنا غرور و تکبر اور اکڑ پیدا کرتا ہے، اور شبہات میں پڑنے کی راہ ہموار پیدا کرتا ہے؛ کیونکہ جو بھی اس کا عادی ہو جائے تو بعض اوقات ایسی اشیاء نہ ملنے کی صورت میں وہ اس سے کم تر اشیاء استعمال نہ کر سکنے کی بنا پر ممنوعہ کام میں پڑ جائیگا، اسی طرح اس کو استعمال کرنا بعض اوقات ایسی چیز کو کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے، اس کی صریح دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

{ آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ؟

آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں }الاعراف ( 32 ).

اسی طرح عبادت میں تشدد اور سختی اکتاہٹ پیدا کرتی ہے جو اس کی اصل کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے، اور ۔ مثلا ۔ فرائض پر اقتصار کرنا اور نفل و نوافل کو ترک کرنے کی عادت بنا لینا عبادت کے معاملہ میں سستی پیدا کرتا، اور امور میں سب سے بہتر میانہ روی ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری ( 9 / 106 ).

7 ۔ ہر سستا لباس زیب تن کرنا زہد میں شامل نہیں ہوتا، اہل علم کے زہد میں ان کا قیمتی اور اچھا لباس معارض نہیں ہوتا، اور جو یہ نظریہ رکھتا ہے کہ ۔ صرف ۔ لباس میں ہی زہد ہے تو وہ غلطی پر ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ آدمی گھر میں انواع و اقسام کے قالین استعمال کرتا ہے، اور گاڑیاں اور کھانے پینے کی کئی انواع استعمال کرتا ہے، اور پھر وہ اپنا زہد صرف اپنے لباس اور جوتے میں محصور کر دیتا ہے!

لیکن یہ امت کے عبادت گزار اور زاہد اور علماء کا طریقہ کار نہیں تھا.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے ایك ہزار درہم کا جبہ خریدا جس میں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے.

اور مالك بن دینار رحمہ اللہ نے ایك قیمتی عدنی لباس خریدا تھا اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا لباس ایك دینار کا خریدا جاتا تھا.

جو اس عمل سے بےرغبتی کرتا ہے وہ سلف کے اس طریقہ کو ترك کر کے کہاں جا رہا ہے، اور اس کے بدلے وہ کھدر اور کھردرا اور اون کا لباس پہنتا اور پھر کہتا ہے:

اور تقوی کا لباس بہتر اور اچھا ہے " بہت دوری ہے، کیا آپ دیکھتے ہیں کہ جن علماء کرام کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے انہوں نے تقوی کا لباس ترك کر دیا تھا، نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں! بلکہ وہ تو متقی اور اہل تقوی تھے، اور معرفت و عقل و دانش رکھنے والے تھے، اور ان کے علاوہ باقی دوسرے صرف دعوی کرنے والے ہیں، لیکن ان کے دل تقوی و پرہیزگاری سے خالی ہیں.

دیکھیں: تفسیر القرطبی ( 7 / 196 ).

8- اور اگر آپ کہیں کہ یہ نفس کے ساتھ جہاد ہے! اور ہمارے سارے افعال اللہ تعالی کے لیے ہیں نہ کہ مخلوق کے لیے!

تو اس کا جواب یہ ہے:

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر کوئی یہ کہے کہ: اچھا اور نیا لباس پہننا پہنا نفس کی خواہش ہے، اور ہمیں نفس کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور مخلوق کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا ہے، حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ ہمارے سارے افعال اللہ کے لیے ہیں نہ کہ مخلوق کے لیے!

تو جواب یہ ہے:

نفس کی ہر خواہش قابل مذمت نہیں، اور نہ ہی لوگوں کے لیے ہر خوبصورتی اور جمال اختیار کرنا مکروہ ہے، بلکہ اس سے منع اس وقت کیاجائیگا جب شریعت اس سے روکےگی، یا پھر دینی معاملہ میں ریاء کاری کی بنا پر ہو.

کیونکہ انسان خوبصورت نظر آنا چاہیے، اور یہ نفس کا حصہ ہے جس میں اس کی ملامت نہیں کی جا سکتی، اسی

لیے اپنے بال کنگھی کرنا اور آئینہ دیکھنا اور اپنی پگڑی سیدھی اور صحیح کرنا، اور کپڑے کی کھردری سائڈ اندر اور اچھی اور ملائل سائڈ باہر کرنے میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مکروہ ہو، اور نہ ہی قابل مذمت ہے "

دیکھیں: تفسیر القرطبی ( 7 / 197 ).

9 ـ غالب طور پر قیمتی لباس پہننا بدن کے لیے افضل اور بہتر اور زیادہ پائدار اور دیرپا ہوتا ہے، اور بالکل یہی معاملہ جوتے کا بھی ہے کیونکہ یہ پاؤں کے لیے زیادہ راحت اور دیرپا ہوتا ہے، چنانچہ مسلمان شخص کا اپنی راحت و آرام کی حرص رکھنا اور اس کے لیے زیادہ رقم صرف کرنے میں کوئی حرج نہیں.

10 ـ میرے عزیز بھائی آپ اپنے آپ اپنے دل کو دیکھیں اور امر و نواہی کے اعتبار سے اپنے حالات کو ٹٹولیں اور خیال کریں، اور اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرنے کے لیے اسے اپنا میزان مت بنائیں، بلکہ اپنا لباس اچھا اور نفیس بنائیں.

اسی لیے بکر بن عبد اللہ المزني رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

لباس بادشاہوں والا پہنو، اور اپنے دلوں کو خشیت الہی سے مارو

اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہا کرتے تھے:

جب تم لباس پہنو تو اچھااور نیا لباس زیب تن کرو، کیونکہ یہ مردوں کی زینت ہے جس سے عزت و تکریم ہوتی ہے.

اور بطور خشوع لباس میں تواضح چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالی تمہاری ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے.

آپ کا گندا اور بوسیدہ لباس تمہارے معبود و الہ کے ہاں قرب میں کوئی اضافہ نہیں کرے گا جب آپ ایك مجرم بندے ہوں.

اور جب خشیت الہی اختیار کریں اور حرام سے اجتناب کریں تو آپ کا اچھا اور ستھرا لباس آپ کو کوئی ضرر و نقصان نہیں دیگا.

ابن کثیر رحمہ اللہ اس پر تعلیق یہ لگائی ہے:

یہ بالکل ایسے ہی ہے جس طرح حدیث میں آیا ہے کہ:

" بلا شبہ اللہ تعالی نہ تو تمہاری شکل و صورت کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے کپڑوں کو، بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور امام ثوری کہتے ہیں:

" دنیا میں یہ زہد نہیں کہ عبا پہن لی جائے، اور نہ ہی سخت کھانے سے زہد حاصل ہوتا ہے، بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا کی امیدیں کم رکھیں جائیں "

دیکھیں: البداية والنهاية ( 8 / 11 ).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آدمی کو وہ لباس پہننا چاہیے اس کی حالت کے مناسب ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا جائے تو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالی نے اسے دیا ہے .

لہذا جو اپنے اوپر اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار، اور اللہ تعالی کی مباح کردہ طیب اور پاکیزہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے بغیر کسی اسراف و فضول خرچی اور بغیر تکبر کے اچھا لباس زیب تن کرے تو اس کے لیے یہ جائز ہے، یہ اس کی قدر اور ورع و تقوی میں کچھ بھی کمی نہیں کریگ، بلکہ ان شاء اللہ حسن قصد کی بنا پر اسے اس کا اجروثواب حاصل ہو گا.

اور جس نے اللہ تعالی کے لیے تواضع و انکساری کرتے ہوئے نفیس اور قیمتی لباس ترك کیا تو یہ اچھا امر ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس سے شہرت نہ بن جائے، یا پھر وہ اپنے یا کسی دوسرے پر طیب اور پاکیزہ اشیاء میں سے کوئی چیز حرام نہ کر دے، یا پھر وہ اس طریقہ پر نہ ہو کہ مستقل استعمال کرے، چاہے اس کی کوئی بھی حالت ہو.

شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

قیمتی کپڑوں مثلا ریشمی اور قیمتی لباس وغیرہ سے اجتناب کرنے میں آیا اجر و ثواب حاصل ہو گا یا نہیں ؟

ہمیں فتوی دیکر ماجور ہوں.

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" سب تعریفات اللہ رب العالمین كے لیے ہیں.

جو اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام كیا ہے مثلا ریشم تو اس كے ترك كرنے پر بالكل اسی طرح اجروثواب حاصل ہوتا ہے، جس طرح اس كو استعمال كرنے والے كو سزا ملتی ہے.....

لیكن مباح اشیاء میں سے زائد اشیاء كے ترك كرنے پر اجروثواب حاصل ہوگا، اور یہ وہ ہیں دینی مصلحت كی بنا پر جن اشیاء كی اسے ضرورت نہیں، جس طرح كہ مباح اشیاء میں اسراف بھی جائز نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جب خرچ كرتے ہیں نہ تو وہ اسراف كرتے ہیں اور نہ ہی بخل بلكہ وہ اس میں میانہ روی اختیار كرتے ہیں .

اور ایك مقام پر اللہ تعالی جہنمیوں كے متعلق فرماتے ہیں:

بلا شبہ وہ اس سے پہلے فضول خرچی كرنے اور حد سے گزرنے والے تھے .

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن كے ساتھ لگا كر بند نہ ركھیں، اور نہ ہی اسے بالكل كھول دیں كہ آپ ملامت اور حسرت كے ساتھ بیٹھ جائیں .

اور ایك جگہ ارشاد ربانی كچھ اس طرح ہے:

اور رشتہ داروں اور مسكینوں، اور مسافروں كو ان كا حق دیں اور فضول خرچی مت كریں كیونكہ فضول خرچی كرنے والے شیطان كے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار كا ناشكرا ہے .

مباحات میں حد سے تجاوز كرنا اسراف كہلاتا ہے، اور یہ حرام كردہ ظلم و زیادتی میں شامل ہوتا ہے، اور اس كا زائد ترك كرنا مباح میں شامل ہوتا ہے.

لیكن مطلقا طور پر مباح امور سے رك جانا؛ مثلا گوشت، اور روٹی كھانے، یا پھر پانی پینے، یا روئی اور كاٹن كا لباس نہ پہننا، بلكہ صرف اونی لباس ہی زیب تن كرنا، اور نكاح و شادی نہ كرنا، اور اسے مستحب زہد میں شمار كرنے والا شخص جاہل اور گمراہ ہے جو عیسائی زاہدوں كی جنس میں شامل ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اے ایمان والو اللہ تعالی کی حلال کردہ پاکیزہ اشیاء حرام مت کرو، اور نہ ہی ظلم و زیادتی کرو، یقینا اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا .

اور اللہ تعالی نے جو تمہیں پاکیزہ اور حلال رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ، اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے اس کا تقوی اختیار کرو .

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ: صحابہ کرام کی ایك جماعت نے پاکیزہ اشیاء مثلا گوشت وغیرہ نہ کھانے، اور نکاح نہ کرنے کا عزم کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی.

اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان لوگوں کا کیاحال ہے جن میں ایك یہ کہتا ہے: میں تو روزہ ہی رکھوں گا، اور کبھی افطار ہی نہیں کرونگا، اور دوسرا کہتا ہے: میں قیام کرونگا اور نیند نہیں کرونگا، اور ایك کہتا ہے: میں گوشت نہیں کھاؤنگا، لیکن میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا، اور قیام بھی کرتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں عورتوں سے شادی بھی کی ہے، اور گوشت بھی کھاتاہوں، جس نے بھی میری سنت اور طریقہ سے اعراض اور بےرغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں "

اور صحیح بخاری میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے ؟

تو وہ کہنے لگے: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ سایہ اختیار نہیں کریگا، اور نہ ہی کلام کریگا، اور روزہ رکھے گا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسے حکم دو کہ وہ سایہ اختیار کرے، اورکلام بھی کرے، اور بیٹھ جائے، اور اپنا روزہ مکمل کر لے "

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو ہم نے جو تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرو، اگر تم اس ہی کی عبادت کرتے ہو.

تو یہاں اللہ تعالی نے پاکیزہ اشیاء کھانے اور شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور طیب و پاکیزہ وہ ہے جس سے انسان

فائدہ حاصل کرے، اور اللہ تعالی نے خبیث اور گندی چیز حرام کی ہے جو اسے نقصان اور ضرر دیتی ہیں، اور اسے اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا جو اللہ کی اطاعت والے اعمال ہیں؛ اور جن امور کا حکم دیا ہے، ان پر عمل کرنے اور ممنوعہ کام کو ترک کرنے کا حکم دیا ... انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی ( 22 / 133 - 134 ).

تنبیہ:

اوپر جو کچھ ہم نے کہا ہے اس طرح وہ جوتے کو بھی شامل ہے، اور یہ دونوں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث میں جمع کر کے ذکر کیے گئے ہیں کہ جب یہ بیان کیا گیا کہ:

" آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کا جوتا اچھا ہو "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برقرار رکھا اور اس کا انکار نہیں کیا.

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بغیر کسی اسراف و فضول خرچی اور فخر و تکبر کے کھاؤ پیئو، اور لباس پہنو، اور صدقہ و خیرات کرو "

سنن سنائی حدیث نمبر ( 2559 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3605 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" جو چاہو کھاؤ اور اور جو چاہو پہنو لیکن دو چیزوں کے بغیر فضول خرچی و اسراف اور فخر و تکبر سے "

صحیح بخاری کتاب اللباس ( 5 / 2180 ).

واللہ اعلم .